

فکر و نظر کے نئے پہلو بھی پیش کیے ہیں اور کوشش برابر یہ رہی کہ میرزا کی شعر گوئی میں بیان و تخیل کے جن کمالات کی جلوہ آرائیاں بکثرت نمایاں ہیں، ان تک رسائی زیادہ سے زیادہ سہل ہو جائے۔ میں ان شروح پر نقد و تبصرہ کا رشتہ سنبھال نہیں سکتا، اتنا عرض کہ دیتا ہوں کہ پوری صفت میں خواجہ حالی مرحوم اور مولانا طباطبائی مرحوم ہی کے ارشادات زیادہ تر محکم و استوار نظر آئے، جیسا کہ خود کتاب کے ملاحظے سے یہ حقیقت آشکارا ہو جائے گی۔

علاوہ بریں اس شرح کی چند اور خصوصیات بھی ہیں، جن کی طرف اجمالاً اشارہ کر دینا غالباً غیر مناسب نہ سمجھا جائے۔

۱۔ امید ہے کہ اسے دیکھ لینے کے بعد میرزا کے اشعار کی بلند حیثیت کا بہتر اندازہ ہو سکے گا۔

۲۔ میں نے محض الفاظ و تراکیب ہی کی تشریح پر معاملہ نہیں چھوڑا، بلکہ افکار کے مختلف پہلو بھی واضح کیے اور حتی الامکان کوئی ضروری نکتہ نظر انداز نہ کیا۔

۳۔ اس امر کا خاص خیال رکھا کہ میرزا کے اشعار کو نرمی تخیل طرازی نہ سمجھا جائے، بلکہ حقائق حیات سے ان کا ربط و تعلق واضح کیا جائے۔

۴۔ چند اصحاب نے میرزا کے بعض اشعار کو کسی نہ کسی فارسی شعر سے ماخوذ قرار دیا میرے علم میں ایسے جتنے اشعار آئے، ان کا موازنہ میرزا کے اشعار سے کر کے معنویت کا فرق دکھایا یا بتایا کہ بعض شعروں میں اک گو نہ اشتراک کے با وصف سابق میں مضمون جس طرح پیش کیا گیا تھا، وہ یا تو ناقص تھا یا غیر طبعی۔ میرزا نے اسے صحیح انداز میں پیش کیا۔ اس وجہ سے اگر وہ مضمون جزو کسی سابق شعر میں آ بھی چکا تھا تو میرزا نے اس کی حقیقی حیثیت کا اندازہ کرتے ہوئے اسے مکمل کر دیا اور طبعی بنا دیا۔

۵۔ میں نے اس امر کا بھی خیال رکھا کہ میرزا نے اردو میں بعض ایسے اشعار بھی کہے، جن کا مضمون وہ بیشتر فارسی میں باندھ چکے تھے۔ میں نے وہ اشعار جا بجا نقل کر دیئے۔ تاکہ خواندگان کرام اندازہ فرما سکیں، آیا اصل مضمون اردو میں بہتر طریق پر ہوا یا فارسی میں۔

۶۔ اس شرح میں افکار غالب کے مطالعے کا ذوق پیدا کرنا بہ طور خاص مد نظر رہا۔